هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق

کتاب مستطاب ہدایت نصاب جو نفیس

نسخہ شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمی بہ

کلیدِ مناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمٰی بہ

کلیدِ مناظرہ

مع اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیرآبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

۱۹۵۶ء

بار سوم

تمام صحابہ رسولؐ کے بارہ میں کچھ کہہ سکتے اور مذمت میں وضعی حدیث بنا سکتے۔ بہ استثناء عمارؓ جس کے بارہ میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سر سے قدموں کے تلوے تک ایمان سے بھرا ہوا ہے ص۴۳ پر ہے۔ کہ عمار حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے لڑکر جنگ صفین میں ۳۷ھ ہجری میں شہید ہوا اور حضرت علی علیہ السلام نے اس کو بلا غسل و کفن اس کے اپنے کپڑوں میں دفن کیا۔

اسد الغابہ ص۴۵ پر ہے کہ جب عمار کو لشکر معاویہ نے شہید کر دیا۔ تو ہر ایک آدمی بالغرض انعام اور خوشی کرتا کہ عمار کو میں نے قتل کیا ہے۔ اس پر عمرو عاص بولا کہ کیوں دوزخ کے لئے لڑ جھگڑ رہے ہو۔

اسد الغابہ جلد سوم ص۱۵۵ پر ہے کہ جب عمار یاسرؓ کو لشکر معاویہ نے شہید کر دیا۔ تو خذیمہ بن ثابت انصاری نے جن کو ذوالشہادتین کا لقب حاصل تھا۔ فوراً تلوار کھینچ لی اور کہا کہ اب معاویہ بقول رسولؐ بھی باغی و کافر ثابت ہو گیا ہے یہ کہہ کر لشکر معاویہ پر حملہ کیا اور شہید ہو گیا۔

حالات ابوحنیفہ

ابوحنیفہ کا اصل نام نعمان بن ثابت تھا چونکہ اس نے اپنی لڑکی مسمات حنیفہ کا نکاح خلیفہ ہارون رشید سے کر دیا۔ اس لئے اس کا نام ابوحنیفہ یعنی حنیفہ کا باپ مشہور ہو گیا۔ اس رشتہ کی وجہ سے ہارون رشید نے اس کو قاضی بنایا۔ اس نے اپنے قیاس کی بنا پر اسلام کو تباہ کر دیا۔ خلیفہ ہارون رشید نے اس کے شاگرد ابو یوسف کو قاضی القضاۃ بنایا جس نے مذہب ابوحنیفہ کو سلطنت کی حمایت میں بہت رواج دیا۔ سنی کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ نے کچھ دیر امام صادقؑ کی شاگردی کی مگر شاگردی کا حق یہ ادا کیا۔ کہ حضرت کی مخالفت میں ہمیشہ ساعی رہا۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور ۱۵۰ھ میں فوت ہو گیا۔

سیرت النعمان مولوی شبلی نعمانی ص۱۰ پر ہے کہ امام اعظم کے نسب میں بہت اختلاف ہے اس کے نسب کے متعلق کوئی اس کے دادا کا نام زوطی کوئی نعمان کوئی کاوس لکھتا ہے۔

سیرت النعمان شبلی ص۱ پر ہے کہ ابوحنیفہ عجمی النسل تھا۔ البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کس نسل سے تھا اور عرب میں کیونکر آیا۔ بعض مورخوں نے اس کی نسبت لکھا ہے کہ وہ کابل سے گرفتار ہو کر آیا اور اس کو قبیلہ بنی تیم کی عورت نے خریدا۔ کچھ دنوں غلامی میں رہا۔ پھر آزاد کر دیا گیا۔

تاریخ صغیر بخاری ص۱۷۴ پر ہے کہ ابوحنیفہ یا نعمان بن ثابت کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی اور اس کی عمر ۷۰ سال تھی (یعنی ۸۰ھ میں پیدا ہوا تھا)۔ بخاری نے نعیم بن حماد سے روایت کی ہے۔ کہ اس سے فزاری نے کہا کہ ہم سفیان ثوری کے پاس بیٹھے تھے کہ ابوحنیفہ کے مرنے کی خبر آئی تو

سفیان نے کہا کہ ابو حنیفہ نے اسلام کو پارہ پارہ کر تا تھا۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی شوم مولود اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ ناظرین یہ وہابی فرقہ ابو حنیفہ کے حق میں اچھے خیال نہیں رکھتا۔ ان کا ایک عالم لکھتا ہے کہ لفظ "سگ" کے اعداد بحساب حروف ابجد اسی نکلتے ہیں۔ جو ابو حنیفہ کا سال ولادت ہے اور "بوکم جہاں پاک شد" کے اعداد ایک سو پچاس ہیں جو اس کا سال وفات ہے۔

امام طحاوی نے فضائل ابو حنیفہ میں لکھا ہے کہ حضرت خضرؑ نے ابو حنیفہ سے اس کی زندگی میں پانچ سال اور اس کی قبر سے پچیس سال تک علم حاصل کیا۔

میزان الاعتدال میں بہ سند ابن عدی و نسائی اور حاشیہ العینیہ عراقی میں بہ سند ابن البرد ابن عدی و نسائی و دار قطنی لکھا ہے کہ ابو حنیفہ ناقص العقل تھا۔ حاشیہ تخریج الہدایہ ابن حجر مکی میں ہے۔ کہ ابو حنیفہ نے پچاس احادیث رسولؐ میں خطا کی۔ اسمٰعیل کا قول ہے کہ ابو حنیفہ جہنمی و مرجی و خارجی تھا۔

مصفٰی شرح موطا شاہ ولی اللہ میں ہے کہ اکابر محدثین مثل احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی ابو داؤد۔ ابن ماجہ نے ابو حنیفہ کو قابل روایت خیال نہیں کیا۔ تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ میں نے شریعت کے تین مسئلے ایک حجام سے سیکھے جبکہ وہ میری حجامت بنا رہا تھا۔

مذہب ابو حنیفہ

قیاس ایسی منحوس چیز ہے جو اسلامی شریعت کے حق میں زہر ہلاہل کا حکم رکھتی ہے۔ اور افسوس ہے کہ یہی چیز مذہب سنی کی جان ہے۔ ابو حنیفہ کو اس سے خاص دلچسپی تھی۔ امام صادقؑ نے ابو حنیفہ کو بہت سمجھایا کہ قیاس سب سے اول شیطان نے کیا تھا جس کے صلہ میں وہ مردود ابدی ہو گیا۔ مگر بمصداق "زہ وہیچ آہنی در سنگ نگیرد" اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ حضرت صادقؑ نے ابو حنیفہ سے فرمایا کسی شخص کا قتل کرنا امر عظیم ہے یا زنا۔ ابو حنیفہ نے کہا قتل نفس امر عظیم ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر قتل میں دو گواہ اور زنا میں چار گواہ کیوں ضروری ہیں۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا خدا کے نزدیک روزہ امر اعظم ہے یا نماز۔ ابو حنیفہ نے کہا نماز امر اعظم ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے کہ عورتوں کو حکم ہے کہ روزہ کی قضا کریں۔ مگر نماز کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ پس تمہارا قیاس کیا ہوا۔

غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر گیلانی ص۳ میں ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے میری امت بہتر فرقوں پر متفرق ہو گی جن میں سب سے اعظم فتنہ میں وہ ہو گا۔ جو قیاس کریگا۔ اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال کریگا۔ الفاروق مولوی شبلی نعمانی ص۳ میں ہے کہ سب سے اول جنہوں نے قیاس کی بنیاد ڈالی وہ عمر بن خطاب ہے۔

شارح منہاج لکھتا ہے کہ امام محمد باقرؑ اور امام صادقؑ قیاس کے منکر ہیں۔ دراسات اللبیب میں ہے کہ تمام آئمہ اہلبیتؑ قیاس کے منکر ہیں۔

میزان الشعرانی میں ہے کہ دین کے مسائل میں قیاس کرنا ایسا بدترین فتنہ ہے جس کیوجہ سے دین کی بنیادیں گر جاتی ہیں۔ مقدمہ ہدایہ مولوی عبدالحق میں ہے کہ مسائل شرع میں قیاس کرنا حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیتا ہے۔ دراسات اللبیب میں ہے کہ حضرت صادقؑ نے ابو حنیفہ سے فرمایا کہ جس نے اول خدا کے حکم میں قیاس کیا وہ شیطان تھا۔

وفیات الاعیان ابن خلکان جلد دوم ص٢١٦ پہ ہے کہ امام ابن حزم کہتا ہے۔ دو مذاہب نے بذریعہ حکومت وریاست رواج پایا۔ مذہب ابو حنیفہ و مذہب مالک بن انس۔

امام غزالی نے منخول میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے مذہب کے ۹/۱۰ حصہ میں غلطی۔ اور یہی وجہ ہے کہ پہلے اماموں نے اس پر طعن کیا ہے۔ خطیب ابو بکر نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے۔ کہ امام بخاری کے استاد شیخ حمیدی نے ابو حنیفہ پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

امام غزالی نے منخول میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ نے شریعت کو درہم برہم کر دیا۔ قاضی ابو بکر لکھتا ہے کہ ابو حنیفہ نے شریعت محمدؐ کی شکل بدل ڈالی۔ شبلی نعمانی نے سیرت النعمان میں لکھا ہے۔ کہ ابو حنیفہ نے رومیوں کے مسائل شریعت اسلام میں داخل کر دیئے۔ اور ابو حنیفہ کا مذہب سلطنت کے اغراض سے وابستہ تھا۔

نصر بن مخیس نے کتاب جمیل میں لکھا ہے کہ امام شافعی کا قول ہے کہ ابو حنیفہ نے اسلام میں ایسے امور داخل کئے جو مخالف اسلام ہیں۔ اور امام مالک کا قول ہے کہ اسلام میں ابو حنیفہ کے مسائل کا نقصان شیطان کے نقصان سے زیادہ ہے۔ اور ابن مہدی کا قول ہے کہ اسلام میں ابو حنیفہ کی خرابی دجال کے فتنہ سے زیادہ ہے۔

اقوال ابو حنیفہ

مسند امام احمد حنبل میں سورہ ق آیہ نمبر ٢٣ "القیا فی جہنم کل کفار عنید" کے بارہ میں لکھا ہے کہ شریک بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ابو محمد اعمش کے مرض الموت میں عیادت کو گئے کہ اتنے میں وہاں ابو حنیفہ اور ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ بھی آ گئے ابو حنیفہ نے ابو محمد اعمش سے کہا کہ تم نے علیؑ کے بارہ میں ایسی ایسی حدیثیں بافضیلت و منزلت کی روایت کی ہیں کہ اگر تم خاموش رہتے تو بہتر ہوتا۔ ابو محمد اٹھ کر

تکیہ کے سہارے بیٹھ گیا۔ اور کہا۔ مجھ سے ابو المتوکل نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ قیامت کے روز مجھکو اور علی کو حکم دیا جائیگا کہ تم اپنے دوستوں کو بہشت میں اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کرو۔

فقہ اکبر ص۱ اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی ص۱۰۵ اور شرح عقائد نسفی مطبوعہ نولکشور ص۹ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک انبیاء اولیا اور ملائکہ بلکہ تمام نیکوں اور بدوں کا ایمان برابر ہے کسی کے ایمان میں کچھ کمی زیادتی نہیں۔

ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبد الحق دہلوی مطبوعہ نولکشور ص۱۱۳ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مدینہ منورہ حرم یعنی جائے عزت نہیں ہے۔

ردالمختار ص۳۴۹ اور ہدایہ جلد اول ص۵۷۵ اور شرح وقایہ ص۱۸۳ اور کنز مطبوعہ احمدی ص۱۹۲ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی ذمی یعنی جزیہ ادا کرنے والا رسول اللہ کو گالی دے تو قابل قتل نہیں ہے۔ ہدایہ جلد اول ص۵۷۵ اور شرح وقایہ ص۱۸۳ اور کنز الدقائق ص۱۹۲ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی ذمی جزیہ دینے سے انکار کردے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو بھی اس کا عہد ذمی ہونے کا نہیں ٹوٹتا یعنی مسلمانوں پر اس کے مال اور جان کی حفاظت واجب ہے۔

ہدایہ شرح وقایہ۔ درالمختار۔ منیہ قدوری کیدانی وغیرہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ کہ ابو حنیفہ کے نزدیک نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنی فرض نہیں ہے۔ نماز میں خواہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا ہو اور نماز خواہ جہری ہو یا خفی۔

ہدایہ شرح وقایہ منیہ۔ کیدانی۔ قدوری وغیرہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک رفع یدین کرنا وقت رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے اور تیسری رکعت میں ہاتھ باندھتے وقت نہیں ہے۔ ہدایہ جلد اول ص۶۸ شرح وقایہ ص۱۳۹ ردالمختار جلد اول ص۵۰۸ عالمگیری ص۲۷ و ص۲۹

کنز الدقائق، قدوری میں ہے۔ کہ ابو حنیفہ کے نزدیک قومہ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ اور قعود یعنی پہلے سجدہ سے اٹھکر سیدھا بیٹھنا اور جلسہ استراحت یعنی پہلی اور تیسری رکعت میں دونوں سجدوں سے اٹھ کر سیدھا بیٹھ کر کھڑا ہونا کوئی بھی فرض نہیں ہے۔ ہدایہ جلد اول ص۱۱۰ عالمگیری جلد اول ص۲۶ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک نماز کو آہستگی سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا فرض نہیں ہے۔

ہدایہ جلد اول ص۳۳۸ شرح وقایہ ص۱۳۶ کنز ص۱۰۵ ردالمختار جلد دوم ص۲۰۳ عالمگیری جلد اول ص۱۴۳ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک بچہ کو اڑھائی برس تک ماں کا دودھ پلانا حلال ہے۔ فتاوی عالمگیری جلد پنجم ص۱۳۲ جامع الصغیر میں ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک عقیقہ کرنا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

ہدایہ جلد اول ص۲۱۳ شرح وقایہ ص۱۲۱ کنز ص۲۵ رد المختار جلد دوم ص۸۱ عالمگیری جلد اول ص۱۲۳ قاضی خاں جلد اول ص۹۷ پر ہے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک فرضی روزہ کی نیت بجائے رات کے دن کو زوال کے وقت تک کر سکتے ہیں۔

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۹ پر ہے کہ ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا کہ مذہب اہلسنت والجماعت کیا ہے لکھا کہ ابوبکر اور عمر کو سب سے افضل مانیں عثمان و علی سے الفت رکھیں مسح علی الخفین جائز مانیں۔ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھ لیں۔

ابن جوزی نے کتاب منتظم میں لکھا ہے کہ ابو حنیفہ کہا کرتا کہ اگر رسول اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے تو میرے بہت اقوال پر عمل پیرا ہوتے۔

در مختار میں ہے کہ جب حضرت عیسٰی آسمان چہارم سے نزول فرمائیں گے تو عیسٰی اور مہدی ابو حنیفہ کی پیروی کریں گے۔ اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ فرعون طاہر و مطہر تھا۔ کتاب مختار مختصر تاریخ بغداد میں ہے کہ ابو حنیفہ کا قول ہے کہ ابوبکر کا ایمان اور شیطان کا ایمان برابر ہے اور ایک دفعہ ابو حنیفہ کو رسول پاک کی حدیث سنائی گئی جو اس کے اپنے اجتہاد کے خلاف تھی۔ اس نے کہا کہ اس حدیث کو خنزیر کی دم سے چھیل ڈالو۔

رد المختار ص۲۰۴ پر ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہے یہی قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اگرچہ بعض نے نجاست کو ترجیح دی ہے۔ لہذا اس کا بیچنا اجرت پر لینا دینا سب جائز ہے۔ اس کی کھال کا مصلےٰ بنا سکتے ہیں اور نیز ڈول پانی بھرنے کے لئے بنا سکتے ہیں۔ اور اگر اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

فقہ حنیفہ

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۱۲۸ پر ہے۔ کہ فرض کرو۔ اگر کسی شخص نے ابوبکر یا عمر یا عثمان یا علی کو قتل کر دیا تو بھی وہ مسلمانی سے خارج نہیں ہوتا۔

شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص۸۶ پر ہے کہ فرض کرو۔ کہ اگر کوئی شخص امام حسین علیہ السلام کے شہید کر دینے کا حکم دیدے تو بھی وہ شخص کافر نہیں کہا جا سکتا۔

امام فخر الدین رازی ترجیح مذہب شافعی میں لکھتا ہے کہ حنفیوں کے نزدیک جائز ہے کہ گوز کر کے نماز تمام کرے حالانکہ پیدا ایسا امر ہے کہ کوئی فاسق مسلمان بھی اس کا ارتکاب نہیں کرتا۔ بلکہ اگر کوئی ایسا کرے تو وہ ملحد ہے کہ اس نے دین شریعت کو ذلیل کیا۔ ایسی فضیحت بھری نماز سے ترک نماز بہتر ہے

مجموع المواہب فی اختصاص المذاہب سیوطی مغیث الخلق فی اختیار الحق امام الحرمین جوینی رسالہ ترجیح مذہب شافعی امام رازی میں ہے کہ اگر کتے کی کھال کا پہنا ہوا کچھ حصہ نجاست سے آلودہ کر لیا جائے اور شراب نبیذ سے بے ترتیب وضو کر لیا جائے اور بغیر نیت کے تکبیر الاحرام کہہ کر نماز کو کسی بھی زبان میں شروع کر دیا جائے اور دونوں سجدوں میں بلا فاصلہ صرف کوّوں کی طرح دو ٹھونگیں لگائی جائیں اور نماز کے اختتام پر بجائے سلام کہنے کے گوز لگا دیا جائے۔ تو ابو حنیفہ کے نزدیک سب سے چھوٹی اور درست نماز

غایت الاوطار جلد دوم ص۲۳، فتح القدیر جلد دوم ص۳۳۲ پر ہے کہ اگر ایک مرد ملک مغرب میں اور ایک عورت ملک مشرق میں ایک سال کی مسافت پر بیٹھے ہوں۔ اور ان دونوں کا نکاح کسی طرح پڑھ دیا گیا۔ اب اگرچہ اس مرد مغربی کو اس عورت مشرقی سے صحبت کرنے کی نوبت نہیں آئی پھر بھی تاریخ نکاح سے چھ مہینے بعد ہی اگر وہ عورت بچہ جنے تو وہ بچہ صحیح النسب ہوگا بلکہ اس مرد کی کرامات گنی جائیگی۔

ردالمحتار شرح درمختار جلد اول مطبوعہ مصر ص۲۱۰ پر ہے کہ خانیہ میں ہے کہ بخاری میں جو یہ حدیث آئی ہے کہ حضرت نے فرمایا جن چیزوں کو خدا نے حرام کیا ہے ان میں شفا نہیں ہے اس سے یہ مراد ہے جن چیزوں میں شفا ہے وہ حرام نہیں ہیں۔ جیسا کہ پیاسے کے لئے شراب حلال ہے۔

درمختار ص۱۴۶ پر ہے کہ سور کے بال طاہر ہیں۔

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۰ پر ہے کہ اگر قبل نیت یا بعد نیت روزہ رکھ کر کھالے پیئے یا جماع کرے تو روزہ درست ہے صرف نسیان ہونا چاہئے۔

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۰ پر ہے کہ اگر کوئی یاد رہے کہ میرا روزہ ہے پھر اس پر بھی وہ کھالے تو بعض کہتے ہیں کہ اس کا روزہ درست ہے اور جو لوگ روزہ کے باطل ہو جانے کے قائل ہیں وہ بھی کفارہ نہیں مانتے

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۱ پر ہے کہ اگر فرج کی طرف کئی بار نظر کرے اور انزال ہو جائے یا اسی فکر میں ڈوبا رہے اور انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۶ پر ہے کہ اگر کوئی روزہ دار لکڑی اپنی مقعد میں داخل کرے اس طرح پر کہ اس کا کچھ حصہ مقعد سے باہر رہ جائے تو روزہ درست ہے لیکن اگر لکڑی تمام کی تمام غائب ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۶ پر ہے کہ اگر روزہ دار خشک انگلی مقعد یا فرج میں داخل کرے تو روزہ درست ہے لیکن تر انگلی داخل کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

ردالمحتار جلد دوم ص۱۰۳ پر ہے کہ اگر لکڑی یا مقعد میں بتی باندھ کر حلق تک لے پیٹ میں داخل کر دیا

جاوے بشرطیکہ وہ ساکن رہ باہر رہے تو روزہ درست ہے۔

ردالمختار جلد دوم صفحہ ۱۰۳ اور فتاوے قاضی خان مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ ۹۷ میں ہے کہ اگر بحالت روزہ عضو تناسل کو کسی جانور یا مردہ کی فرج میں داخل کیا جائے انزال ہو یا نہ ہو روزہ درست ہے۔

ردالمختار جلد دوم صفحہ ۱۰۳ پر ہے کہ اگر دو عورتیں مساحقہ کریں اور انزال ہو جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

شرح بخاری عینی کتاب التفسیر میں ہے کہ امام مالک نے کہا جو شخص دین میں میرا اقتدا کرتا ہے اسکی نسبت مجھے شبہ نہیں کہ وہ وطی فی الدبر نسواں کی حلت میں شک کرے۔

درمنثور میں ہے کہ امام شافعی سے وطی فی الدبر کا استفادہ کیا گیا۔ امام شافعی نے کہا۔ رسول اللہ سے نہ اس فعل کی حلت ثابت ہے نہ حرمت اور قیاس اسکی حلت پر دلالت کرتا ہے۔ اسی درمنثور میں امام شافعی کا مناظرہ درج ہے۔ جو انہوں نے اپنے ربیب والد امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ سے کیا تھا جس میں شافعی نے وطی فی الدبر ثابت کر دیا۔ نیز امام ابو حنیفہ کے استاد حضرت محمد بن منکدر اور عبد الرحمان بن قاسم اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ جو تمام ثقہ اور صحیحین کے نامی راوی ہیں۔ وطی فی الدبر نسواں کی حلت کے قائل تھے اور ان میں بعض اس فعل کے عامل بھی تھے۔

درمنثور میں ہے کہ ایک دن ابن ابی ملیکہ سے وطی فی الدبر نسواں کا استفادہ کیا گیا اس نے کہا کہ شب گذشتہ میں نے خود اس فعل کا ارادہ کیا جب دخول دشوار ہوا تو روغن سے مدد لی گئی۔

عینی نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ یا غلام یا لونڈی سے وطی فی الدبر کرے تو اس پر حد نہیں ہے۔ اکثر فقہا نے اس فعل کے ارتکاب پر بغیر انزال غسل تک کا بھی حکم نہیں دیا اور بعض فقہا کے نزدیک اس فعل سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔

ہدایہ صفحہ ۴۹۰ اگر کوئی شخص عورت یا مرد سے لواطت کرے تو ابو حنیفہ کے نزدیک اس پر حد نہیں اور جو چوپائے سے کرے۔ اس پر بھی حد نہیں۔

امام ابو یوسف کی شکایت کا قصہ ابن حجر عسقلانی نے نظام شاعر کی زبانی لسان المیزان ترجمہ ابو یوسف میں ابو اسحاق شیرازی کی کتاب القاب سے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب یعقوب یعنی امام یوسف دفن ہو چکا۔ تو اس کی قبر پر نظام شاعر نے یہ اشعار پڑھے جسکا حاصل یہ ہے ابو یوسف نے اپنے قیاس سے شراب کو حلال کیا قیاس کی طرف اس قدر رغبت کی کہ ہمارے لئے حرمت مدام کے بعد اس کا حلال ہونا ثابت کر دیا۔ اگر ابو یوسف کو جلد موت نہ آتی تو وہ زنا اور غلاموں کی لواطت کو ہمارے لئے حلال کر جاتا

ناظرین! اسحاق شیرازی خطیب بغدادی کا استاد ہے۔

نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں نے حضرت علی (علیہ السلام) کے ساتھ ہو کر (جنگ صفین میں) فرقہ باغیہ کے خلاف جنگ نہ کی۔

ملل والنحل مطبوعہ لندن ص۱۰۳ پر ہے کہ قیس بن ابی حازم کہتا ہے کہ ہم حضرت علی علیہ السلام کے ہر جنگ میں اور ہر حال میں شریک تھے یہاں تک کہ جنگ صفین میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا کوچ کرو اس قوم کی طرف جو بقیہ احزاب سے ہے (کافر اور ملعون ہے) اور ان لوگوں کی طرف جو کہتے ہیں خدا اور اس کے رسولؐ نے جھوٹ کہا۔ (صرف ظاہری مسلمان ہیں)

معاویہ اور یزید یعنی باپ بیٹا دونوں مجہول النسب تھے معاویہ عداوت اہلبیت علیہم السلام میں خاص امتیاز رکھتا ہے اہلسنت کا تاریخ دان اور انصاف پرست طبقہ اب معاویہ سے بیزار ہو رہا ہے مگر وہابیوں اور مرزائیوں کے سیاہ دل گروہ اس کے صد درجہ دلدادہ اور شیفتہ ہیں۔

امام حسنؑ اور حضرت علیؑ کی شہادت اور امام حسینؑ اور آپ کے احباب اور اقربا کی شہادت اور خاندان رسولؐ کی رسوائی کا بانی مبانی یہی ناپاک ہستی تھی۔

شراب بالاعلان پیتا تھا لعد ناچ رنگ کا متوالا تھا بہت پیٹو اور فربہ تھا اور اس کا پیٹ بڑھ کر اس کے رانوں پر پڑتا تھا۔

اس نے تمام مملکت میں حکم جاری کر رکھا تھا کہ ہر نماز جمعہ میں خطیب خود بھی حضرت علی پر (العیاذ باللہ) لعنت کیا کرے اور دوسرے لوگوں کو اس فعل مذموم کے ارتکاب پر حکماً مجبور کرے۔ اور جو شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے اسکو قتل کر دیا جائے نیز اس کا یہ بھی حکم تھا۔ کہ تمام رعایا امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور جناب سیدہؑ پر (العیاذ باللہ) لعنت کیا کریں۔

حضرت علیؑ کو قتل کرنے کے ارادے سے کئی دفعہ حملہ آور ہوا یہی شخص اہلسنت والجماعت کے نام کا موجد ہے۔ اس کے عہد حکومت میں ثلاثہ کی منقبت اور اہلبیت علیہم السلام کی توہین میں ہزاروں جھوٹی احادیث وضع کی گئیں۔

معاویہ ثلاثہ کی طرح ہمیشہ اپنے آبائی مذہب پر عمل سے قائم رہا اس کے طرز عمل سے اس کا کفر اور ارتداد صاف ظاہر ہے متعدد بدعات کو رواج دیا۔ اور اپنی زندگی ہی میں یزید کو خلاف عہد نامہ اپنا جانشین بنا کر راہی ملک عذاب ہوا۔

فضائل و شہادت حضرت عمار یاسرؓ

وفاء الوفا صفحہ ۲۲۵ اور تاریخ خمیس جلد اول صفحہ ۳۴۴ پر ہے کہ امام یحییٰ اور زہری اور مجد سے روایت ہے کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ جب حضرتؐ نے مسجد کی تعمیر شروع کی تو خود آنحضرتؐ نے اینٹ وغیرہ اٹھانا شروع کر دیا۔ دوسرے مہاجرینؓ انصار نے بھی اینٹ گارا وغیرہ اٹھانا شروع کر دیا۔ عثمان بن عفان خوش پوشاک شخص تھا۔ یہ کام کرنے میں کپڑوں پر گرد و غبار پڑنے کا خیال رکھتا اور صاف کرتا۔ اس پر پہلے حضرت علی علیہ السلام نے اور پھر حضرت عمارؓ نے یہ فرمایا کہ جو شخص تعمیر مسجد میں اس طرح مشغول ہو کہ کھڑا ہو کر اور بیٹھ کر وہ سے اس کے برابر وہ شخص نہیں ہو سکتا جو اپنے کپڑے جھاڑتا اور صاف کرتا ہے۔ عثمان نے حضرت عمارؓ کو ڈنڈا دکھایا اور زد و کوب کی وجہ سے چہرہ بگاڑنے کی دھمکی دی۔ اس پر آنحضرتؐ غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ عمارؓ ہماری آنکھ اور ناک کے درمیانی جسم کے برابر ہے جس نے اس کو ایذا دی۔ اس نے ہم کو ایذا دی۔ پھر آنحضرتؐ نے عمارؓ کا ہاتھ پکڑا اور تمام مسجد میں گھومے اور عمارؓ کے سر کے بالوں کی مٹی صاف کرتے اور فرماتے اے پسر سمیہ و عمار یاسر، تجھ کو ہمارے اصحاب قتل نہیں کریں گے۔ بلکہ تو ایک باغی فرقہ سے قتل ہوگا۔

سورہ زمر آیہ نمبر ۲۲ افمن شرح اللّٰہ صدرہ للاسلام سے مراد بقول مفسرین علیؓ و حمزہؓ و عمارؓ ہیں۔

روضۃ الصفا جلد ثانی صفحہ ۴۴ اور ابو الفدا جلد ثالث صفحہ ۲۲۶ اور استیعاب صفحہ ۴۳۶ اور نسائی ابن سعود اور مطالب السئول ابن طلحہ شافعی اور کتاب المرتضیٰ صفحہ ۴۰ بحوالہ ابن حجر عسقلانی لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے عمارؓ۔ تم کو گروہ جہنمی قتل کرے گا۔

استیعاب جلد دوم صفحہ ۴۳۵ پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بہ تحقیق عمارؓ کا دل ایمان سے بھرا ہے اور سر سے پاؤں تک ایمان میں ڈوبا ہوا ہے جو عمارؓ سے دشمنی کرے اس نے خدا سے دشمنی کی۔ ترمذی مع ترجمہ مطبوعہ نولکشور جلد دوم صفحہ ۵۹۱ پر ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بہ تحقیق جنت تین شخصوں کا مشتاق ہے یعنی علیؓ و عمارؓ و سلمانؓ کا۔ استیعاب جلد دوم صفحہ ۴۳۵ پر ہے کہ عمارؓ اور عمارؓ کی والدہ سمیہ اور عمارؓ کا باپ یاسر ایک ہی وقت اسلام لائے جس کی وجہ سے سمیہ کو ابو جہل نے شہید کر دیا۔ اور مرحومہ اسلام میں سب سے پہلی شہیدہ کہلائیں۔ یاسر کو کفار نے اتنا زد و کوب کیا کہ جاں بحق ہو گیا۔ عمارؓ نے تقیہ سے جان بچائی جس کی تعریف میں یہ قرآنی کا نزول ہوا پھر اسی صفحہ پر ہے کہ عائشہ نے کہا کہ ہم چاہتے تو

ترمذی کتاب التفسیر جلد دوم صفحہ ۲۴۳ پر ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے آنحضرتؐ سے عرض کیا۔ یا حضرتؐ۔ رات کو میں نے اپنی سواری (زوجہ) کو اوندھا کر لیا (وطی فی الدبر کیا تھا)

تخلیص جلد چہارم ۳۰۵ پر ہے کہ جو شخص حالت حیض میں جماع کرے یا عورت کی دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس (استصواب رائے کے لئے) جاوے تو وہ بیزار ہوگیا۔ اس چیز سے جو محمدؐ پر نازل ہوئی ہے (قرآن پاک)

فتح الباری کتاب التفسیر ۱۴۳ اور بخاری جلد سوم ۵۵ پر ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ بیشک آنحضرتؐ پر یہ آیت نساکی اباحت میں عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر کے جائز ہونے میں (آیہ نساؤکم حرث لکم) نازل ہوئی

تفسیر کبیر فخر الدین رازی میں ہے کہ اکثر علماء کی رائے ہے کہ آیہ نساء حرث لکم سے مرد کو اختیار دیا گیا ہے۔ خواہ وہ فرج میں دخول کرے خواہ مقعد میں۔

ارشاد الساری شرح بخاری قسطلانی میں ہے کہ وطی فی الدبر کے جواز کو جماعت صحابہ اور تابعین اور امام مالک نے تسلیم کیا ہے۔

میزان الاعتدال ذہبی اور محمد منظوم علی بن بابی المعروف بہ تمیق میں ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کو بچہ بازی کرنے اور خود خلاف وضع فطری کام کرنے کی بدعادت نہایت کثرت سے تھی۔

تاریخ الخلفاء اردو مؤلفہ مولوی مسیح الزمان میں ہے کہ یزید بن ولید بن عبد الملک بن مروان کی ایک معشوقہ مرگئی تو یزید معشوقہ سے ایک ہفتہ تک جماع کرتا رہا۔ جب امرائے دربار نے التجا کی تو اس کے دفن کا حکم دیا۔ ناظرین! یہ ہیں سنیوں کے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین اور نائب رسولؐ

فتاوےٰ قاضی خاں جلد اول کتاب الصوم فصل لس بخشا ہے کہ اگر کوئی بہائم (حیوان) یا میت سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو۔ تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

بحر الرائق شرح کنز الدقائق زیلعی کتاب النکاح میں ہے کہ اگر آلۂ تناسل پر کپڑا لپیٹ لیا جائے اور محرمات (ماں، بہن، خالہ وغیرہ) سے جماع کیا جائے تو حد نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری جلد اول فصل ثالث فی المعانی موجب الغسل میں ہے کہ اگر ذکر پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا جائے اور انزال نہ ہو تو اس کی نسبت بعض نے کہا ہے کہ غسل واجب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ غسل واجب نہیں ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ اگر باریک کپڑا لپیٹا جائے۔ اس طرح کہ اس سے فرج کی حرارت اور لذت محسوس ہو تو غسل واجب ہے ورنہ غسل واجب نہیں ہوتا۔

جامع الرموز شمس الدین قہستانی مبحث غسل مطبوعہ نولکشور لکھنؤ جلد اول ۳۲ پر بحوالہ جلابی

لکھا ہے کہ اگر سر ذکر پہ کپڑا یا کوئی اور چیز لپیٹی جائے تو غسل واجب نہیں ہوتا۔ نیز اسی کتاب کی بحث صوم ص۱۵۶ میں بحوالہ منیہ لکھا ہے کہ اگر ذکر پہ اس طرح کپڑا لپیٹا جائے کہ مقام مخصوص کی حرارت محسوس نہ ہو۔ تو روزہ دار پر کوئی کفارہ نہیں۔

جامع الرموز مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۳۲ بحث غسل میں ہے۔ کہ سر ذکر پہ کپڑا یا کوئی اور چیز (جیسے حریر) لطف کرکے جماع کرے تو غسل واجب نہ ہوگا۔ جامع الرموز جلد اول بحث صوم ص۱۵۶ پر ہے کہ اگر عضو تناسل پر لیا کپڑا لپیٹ کر جماع کرے جس سے مقام مخصوص کی حرارت محسوس نہ ہو تو اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔

درالمختار مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۳ پر ہے کہ اگر سر ذکر پہ کپڑا لپیٹ کر داخل کرے تو اصح یہ ہے کہ اگر جماع کی لذت پائے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق کتاب النکاح میں ہے کہ اگر عضو تناسل پہ کپڑا لپیٹ کر عورت حائضہ سے جماع کرے تو حرام نہیں ہے۔

نووی شرح مسلم میں ہے کہ اگر ذکر پہ کپڑا لپیٹ کر عورت کی فرج میں داخل کرے تو علماء کے تین قول ہیں جن میں دوسرا قول یہ ہے کہ غسل واجب نہیں کیونکہ دخول کپڑے میں ہوا ہے۔

قاضی خاں ص۳۰۸ سطر ۹ پر ہے کہ اگر کوئی بالغ مرد کسی بالغ مرد سے لواطت کرے تو اس کو تعزیر کی جائے۔ لیکن اگر لڑکے سے کرے تو اس پر کوئی حد نہیں سطر ۲ پر ہے کہ اگر بھنگ پی کر بدمست ہو جائے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ جامع الرموز مطبوعہ نولکشور کتاب الحدود ص۲۲ سطر ۹ پر ہے کہ اگر غلام یا لونڈی یا اجنبیہ عورت یا منکوحہ عورت سے لواطت کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔

اوحدی نے جام جم میں لکھا ہے :۔

آں یکے غلام خویش مبر | دفتر بد بہ نام خویش مدر
خوانی زد بہ گفتۂ مالک | عزت در وطء چنیں ہالک

علامہ جامی نے بہارستان جامی میں لکھا ہے :۔

گفت مملوکہ با مالک خویش | کز تقاضائش ہیچ توراہ فساد
ترک ایں فعل کن کہ جائز نیست | نزد دیں پروران شرع نہاد
گفت خامش کہ شیخ دیں مالک | بہ چنیں عیش فتوی ما داد

نامہ خسرو لکھتا ہے :۔

شافعی گفت کہ شطرنج مباح است مدام | بنگ مباح دید کہ چیز است نہ فرمودہ امام

ابوحنیفہ بہ ازیں گفتہ در احوال شراب — کہ ز جوش تیرہ تجویز نماند بر تو حرام

حنبلی گفت بجو دردہ بطہ حشیشہ در ماتی — اندکے بچنگ خور و سوئے احباب بجرام

گر کنی پیروی مفتی چہارم مالک — اور ہم مذہب تو تجویز بکند وطی غلام

بجنگ و نبیذ رو کوں بمل و خوش باش قلندر — کہ مسلمانی بریں چار امام است تمام

فتح المبین معہ تنبیہ الواہبین مطبوعہ اصح المطابع لکھنؤ ص ۲۵۹ و ص ۲۵۵ ور منثور سیوطی جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲۶۶ سطر ۳ ۔ شرح بخاری عینی کتاب التفسیر تہذیب ابن حجر عسقلانی جلد نہم ص ۳۴۲ پر ہے کہ وطی فی الدبر جائز ہے۔

کتاب محاضرات امام ابوالقاسم راغب اصفہانی میں ہے کہ جب ناصر خلیفہ ہوا تو اس نے ابوحنیفہ کے شاگرد علامہ عبداللہ ابن مبارک کو قاضی مقرر کیا اور یہ علت ابنہ کا مریض تھا۔ ایک دن علامہ ابن مبارک نے ناصر سے کہا ۔ یا امیرالمومنین مجھے چند زبردست مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد کریں (رفع حاجت کریں) ناصر نے کہا مجھے یہ امر پہلے ہی سے معلوم ہے۔ (تنزیہ الانساب حصہ دوم بیان عثمان)

تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ مصر ص ۹۴ سلیمان بن یزید کے بیان میں لکھا ہے کہ خلیفہ ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان نے اپنے حقیقی بھائی سلیمان بن یزید سے اغلام کا ارادہ کیا۔ جب ولید کے بعد سلیمان خلیفہ ہوا تو اس نے ولید کے اس فاسد ارادہ کا ذکر کیا۔

تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ مصر ص ۱۰۳ امین بن ہارون رشید کی خلافت کے بیان میں ہے کہ ابن جریر سے منقول ہے کہ جب امین بن ہارون رشید خلیفہ ہوا تو اس نے دو مخنث خریدے جن پر شیدا تھا۔ پھر انکو اپنی خلوت خاص کے لئے مقرر کیا اور تمام ازواج اور کنیزوں کو ترک کر دیا۔ بخاری کتاب الاذان باب امامت المفتون والمبتدع میں ہے کہ امام زہری استاد امام مالک نے ہیجڑوں کی امامت نماز کو جائز قرار دیا ہے۔

تفسیر کبیر جلد ثانی بحجۃ ثالثہ مطبوعہ مصر ص ۲۳۳ اور تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن جلد اول ص ۲۸۶ پر بروایت خزیمہ بن ثابت لکھا ہے کہ آنحضرت نے وطی فی الدبر کے جواز کا فتویٰ دیا۔

تفسیر کبیر مطبوعہ مصر جلد چہارم میں سورہ توبہ آیہ نمبر ۲۸ : انما المشرکون نجس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت مشرکوں کے نجس العین ہونے پر نص صریح ہے لیکن بعض لوگوں (علمائے اہلسنت) کا خیال اس کے برعکس ہے کہ مشرک تو طاہر ہے اور مسلمان بحالت جنابت وحدث نجس ہے۔ اور مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ لیکن مسلمانوں کے اعضاء کا استعمال